قرآنی عبادات کی فلاسفی

(ڈاکٹر ناصر شاہ صبا مشیرآباد)

ہستی باری تعالیٰ

مذہب سب سے پہلے اللہ کے ماننے سے شروع ہوتا ہے اور پھر اس کی عبادت کے طریقے بتائے جاتے ہیں جس کی بگڑی ہوئی شکلیں آسانی کے ساتھ معلوم کی جا سکتی ہیں۔ اصنام پرستی کا عام رواج ہے اس میں سے ایک یہ ہی کہ کوئی مورتی سامنے رکھی جائے اور اس کو خدا تصور کیا جائے۔ یہ مانا کہ عوام کی موٹی سمجھ کے لئے ذات باری تعالیٰ کی ارفع و اعلیٰ ہستی ابتدأ سمجھ میں نہیں آتی اسی لئے بت وغیرہ کو رکھ کر تصور قائم کرایا جاتا ہے مگر ہزاروں نقص کے علاوہ اس میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ ادھر مادی اشیاء نظر سے اوجھل ادھر ناقص تصور غائب۔

علاوہ ازیں مٹی، پتھر، درخت، پانی، ہوا، نور وغیرہ متلاشی خدا اور خدا کے درمیان حائل ہو کر دیوار چین بن جاتی ہیں پس نتیجتہً انسان کا ان مادی چیزوں سے پرے جانا نہایت ہی مشکل ہو جاتا ہے اس لئے جیسے ہم اپنے بچوں کو ابتدا ہی سے اچھی صحبت میں رکھتے ہیں۔ بری صحبت سے بچاتے ہیں تاکہ بری صحبت کا اثر دل میں گھر نہ کر جائے۔ اسی طرح مذہب کے معاملہ میں بھی شیوہ اختیار کرنا چاہئیے کیوں کہ۔

خشت اول چوں نہد معمار کج ۔۔۔ تا ثریا می رود دیوار کج

اس لئے ضرور ہے کہ ابتدا ہی سے براہ راست اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور قائم کرایا جائے۔ قرآن مجید میں ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ع۔ کہہ دو وہ اللہ یکتا ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ اس کی برابری کا کوئی ہے۔

پیغمبر اسی طرح جو ریفارمر، جو مصلح، یا جو پیغمبر مذہبی قوانین پیش کرے وہ خود اس کا

مکمل ہو اور خود بھی نوع میں سے ہو جیسا کہ پیغمبر اسلام کی شان میں ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم اس کی اس لئے بھی ضرورت،
کہ انسانوں کے لئے اس کی ذات بطور خود نمونہ کے ثابت ہو سکے، صحرا نوردی، تجرد
و تخیر تو ظاہر ہے کہ تمدن و معاشرت کے لئے بے کار چیزیں ہیں۔ ضرورت تو اس کی
ہے کہ وہ پیغمبر انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں مشعلِ راہ ہدایت ہو۔ سیاست و تجارت،
داد و ستد، فقر و غنا، صبر و رضا، امارت و حکومت اور دولت و ثروت وغیرہ کا
پورا پورا تجربہ رکھتا ہو دوسری خاص بات یہ ہے کہ اپنے دماغ کو ناقص علم سے
مبرہ رکھکر مطالعہ فطرت اور قانونِ قدرت کے علم سے پوری طرح پر نوازا گیا ہو۔
ایسی برگزیدہ ہستی کی اتباع کرنے میں کسی مبصر انسان کو بھی تامل نہ ہوگا۔ اس کیلئے
بھی تاریخ عالم پر نگاہ ڈالی جاسکتی ہے۔ گبن اور سر ولیم جان ڈریپر سے دریافت
کیا جاسکتا ہے کہ ایسی جامع صفات ہستی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسری
اور کون ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

قرآن

یہ خدا اپنے پیغمبر کے ذریعہ سے اپنے بندوں کے لئے جو آسمانی قوانین بھیجے اس کا
بھی یہ حال ہونا چاہیے کہ وہ رطب و یابس سے پاک ہو اس کی زبان بدلنے
والی نہ ہو اس میں تغیر و تبدل ناممکن ہو۔ ہر زمانہ کے لئے یکساں طور پر کارآمد ہو
ہر شخص کے علم و عمل کے لائق ہو۔ جس کا دعویٰ ہو ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ
فِيهِ جس کی پکار ہو۔ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم
مِّن دُونِ اللّٰهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔ غور فرمائیے اس آسمان کے نیچے
اور اس زمین کے اوپر قرآن کے سوا اور کون دوسری کتاب ہے جس کو پڑھ پڑھ کر
آج بھی دنیا کے ذی علم غیر مذہب کے افراد آغوشِ اسلام میں بے تابانہ چلے آرہے
ہیں۔ خدا کرے عالمگیر تحریک "قرآن" کے ذریعہ سے قرآن مجید کا علم و عمل عام ہو
اور مولانا ابو محمد مصلح اور جناب نواب نذیر جنگ بہادر جس بیج کو بو رہے ہیں وہ

تناور درخت ہو۔ پھولے اور پھلے جس سے دنیا شادکام ہو۔

نماز عموماً ہر بڑے کام سے بچنا یہ بھی ایک بڑی نیکی اور عبادت ہے اس کے لئے قرآن مجید نے نماز کو پیش کیا ہے اور اس کی تعریف میں فرمایا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز ہر فحش اور ہر ناپسندیدہ فعل سے باز رکھتی ہے۔ غور کیجئے روز وشب میں پانچ مرتبہ جو مسلمانوں پر نماز فرض ہے وہ کس قدر فلسفیانہ اور اخلاق آموز ہے اور اس کے علاوہ جملہ مذاہب کی عبادت سے کامل تر بھی یہ دین کا ستون بھی ہے اور مومنوں کے لئے معراج بھی۔

بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یکسوئی پیدا کرنے کے لئے چلہ کشی مسمیریزم وغیرہ نماز کی حرکت سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اس میں خیال منتشر ہوتا ہے اور اس لئے انکار کی بہتر صورت تو یہ بھی کہ آنکھیں زمین سے مس ہوتیں جیسے آنکھیں تلووں سے ملنا مثل مشہور ہے رنیز بجائے اوندھے پڑنے کے چت پڑنا زیادہ مغلوبیت کی نشانی ہے جیسا کہ کشتی میں پشت کا زمین سے لگ جانا ہار جانے کی علامت ہے

ان اعتراضات کا جواب سنئے اگر عبادت ایک حال میں بلا حرکت ہو تو خون کی گردش کم ہو کر بجائے انہماک تصور یا ریتنہ کی غنودگی طاری ہو گی۔ اس لئے جہاں قیام میں بدیر بلا حرکت کھڑے رہے خون کی گردش کم ہوئی تو انگڑائی جو طبعاً سستی دفع کرنے کے لئے کیجاتی ہے اسی طرح رکوع کی کیفیت ہے جس ۹۰ ڈگری کا دائرہ گوشہ بنتا ہے جس کی وجہ سے رگیں تن کر گردش خون کو ٹھیک کر دیتی ہیں وہ غنودگی جو طاری ہونے کو تھی رفع ہو جاتی ہے اور سجدہ میں جاتے ہوئے بہترین ورزش پیروں کی ہو جاتی ہے وہ یوں کہ ہاتھ اتنے کھلے ہوں کہ بکری کا بچہ بغلوں میں سے نکل سکے اور پیر کے انگوٹھے زمین پر جمے رہیں تاکہ تناسب کے ساتھ جسم کا وزن پڑے ہاتھی کا مہرہ نہ ہونے پائے امراض

جو پیدا ہوتے ہیں ان میں سامنے پیدا ہونے والے امراض اکثر معمولی ہوتے ہیں جا یقین کے زیر تحت ہوتے ہیں پیٹ کے جانب کے زیادہ مہلک امراض کے پیدا ہونے کی یہ صورت ہے کہ پہلے اس کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر رکوع و سجود میں بار بار پڑھنے کی وجہ سے معدہ سامنے ڈھلک آتا ہے اور یوں مہلک مادہ معمولی بن جاتا ہے اور وہ تکلیف دہ ریح جو آنتوں اور معدہ میں ہوتی ہے سجدہ میں نیچے اتر آتی ہے اور بائیں پنجہ کو سرین کے نیچے رکھنے سے اجابت صاف آتی ہے۔ یہ اختصار سے طبی فوائد عرض کیا گیا ہے۔ اب روحانی فوائد سنیئے کیونکہ انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے سجدہ میں جب پیشانی ٹکی جاتی ہے تو یہ علامتاً انتہائی انکساری و عاجزی کی ہے کیونکہ انسان کی عزت عقل سے ہے نہ کہ بینائی سے مطلب خداوندی یہ ہے کہ انسان کے جسم میں سب سے زیادہ سر کی وقعت ہے اور سر میں عقل کا وہ حصہ جو فوری بلا غور خوض خطرہ کے موقع پر کام کرے وہ پیشانی ہے۔

عبد مطلق کو معبود حقیقی کا اشارہ ہوا کہ سب سے زیادہ با وقعت چیز کو ہمارے سامنے عاجزی سے زمین پر رکھ دو۔ تجارت زراعت ملک گیری میں ایسا انہماک ذاتی ہو جاتا ہے کہ بعض وقت خیال کی رو اسقدر بڑھتی ہے کہ رکنا محال ہو جاتا ہے دل و دماغ کا سکون ہوا ہو جاتا ہے اس لئے اکثر یورپ و ایشیاء کے بہترین محنتی دماغ طبی مشورہ کے بنا پر کسی جزیرہ نما وغیرہ میں جاکر آرام لینے پر مجبور ہوتے ہیں ایسی صورت میں نماز اکسیر کا کام دیتی ہے اور ایسا سکون قلب و دماغ بخشتی ہے جو شاید ہی کسی اور چیز سے حاصل ہو۔ کیونکہ نماز اصل میں ایک ایسی ہستی کے سامنے خود کو پیش کرتا ہے جس کے پاس سب کچھ ہے کارساز ہے کارفرما ہے بخشش ہو رہی ہے۔ اب اثنار نماز میں سجدہ کے اندر پیشانی کی رگیں آہستہ سے دبنے کی وجہ سے خیالات کے مختلف شرائین و شاخیں ایک جگہ سمٹ کر آجاتی ہیں اور

پھر ایک ہی تصور پختگی سے ہوتا ہے اور وہ تصور ذات باری کا ہے اور اپنی عاجزی کا بھی

سجدہ میں جب انہماک ہوجاتا ہے + نفس سرکش ہلاک ہوجاتا ہے ۔
مسلم کے لئے عجیب نعمت ہے نماز + سر خاک میں رکھ کے پاک ہوجاتا ہے

دیکھو میدان جنگ میں حضرت امام حسینؑ تین دن کے پیاسے تپتی ریت میں لق و دق میدان بے یار و مددگار بے مونس و غمخوار ہیں پھر بھی عنان صبر و استقلال سکون قلب و دماغ ہاتھ سے نہ دیا اور مرتے دم تک نماز نہ چھوڑی وہاں سکون قلب کے لئے کیا چیز تھا یہی نماز تھی اور بس ایسی ہستی صبر و رضا کا مجسمہ دنیا مشکل سے پیش کرے گی ۔ آپ کی شان میں شہزادہ محمد تقی جاہ بہادر کا شعر ہے ۔

اسلام اے کہ زندہ ہمت از تو + گشت روشن بہ جہاں نام شہادت از تو

صحابہ کرام نے بھی وہ وہ کارہائے نمایاں کئے اور اس قدر کاروبار مملکت اور تبلیغ اسلام میں مصروف رہے کہ زبان ان کی تعریف سے قاصر ہے باین ہمہ گوشہ عافیت ڈھونڈھنے کی نوبت نہیں آئی دل و دماغ کو آرام دینے کی ضرورت نہ پڑی کیوں بس یہی نماز کی برکت تھی اسی سے اطمینان و سکون قلب و دماغ ہوتا تھا۔ اسی نماز میں تیر پیر سے نکال لیا اور خبر نہ ہوئی یہی ان بزرگوں اور ان کے نام لیوا نماز کے پڑھنے والے ہیں اور مسلمان ۔ تو مسلمان بعض ہندو صاحب بھی ہیں جن کی ایسی حالت بھی اچھی ہے مگر نماز پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں اور اطمینان قلب حاصل کرتے ہیں اور دور نہیں اسی بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں موجود ہیں ۔ رہا خدا کا یقین اور اس کا وجود تو سنئے کہ وہ اپنی اسی شان میں جلوہ گر ہو سکتا ہے جو اس کے شایان شان ہے ۔

نہ جسے دماغ نگاہ ہے نہ کسی کو تاب جمال ہے
انہیں کس طرح سے دکھائیں ہم وہ جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں